Dr. Syed Taghi Abedi
MBBS(IND), MS(ENG), FCAP(USA), FRCPC(CANADA)

سید تقی عابدی

غزل

شب و روز اور دم بہ دم دیکھتے ہیں
انہیں پھر بھی ہم کتنا کم دیکھتے ہیں

نظر بت تراشوں کی جن کو ملی ہے
چٹانوں کے اندر صنم دیکھتے ہیں

غضب ہے گلوں کی بہار آفرینی
ترے رخ پہ کتنے ارم دیکھتے ہیں

ہے شیشے پہ ان کی نگاہیں بھی لیکن
نہیں دیکھتے وہ، جو ہم دیکھتے ہیں

خم و پیچِ عالم کو بھی دیکھ لیں گے
ابھی زلفِ جاناں کے خم دیکھتے ہیں

عجب دور ہے یہ کہ لفظوں کے اندر
ادیبوں کے ٹوٹے قلم دیکھتے ہیں

DDRESS:
110 Secretariate Rd.
'EWMARKET ON
3X 1M4 CANADA

Tel: 905-868-9578 (home)
Fax:905-868-9578
Tel: 416-495-2701 ext= 5233 (work)

گئے تھے قصرِ حکومت میں کس تفاخر سے
پر اقتدار کے زینوں پہ ڈگمگانے لگے

فلک کی طرح گھٹایا کبھی بڑھایا ہے
وہ چاند کی طرح اب ہم کو آزمانے لگے

جلاکے میرا نشیمن کہا یہ بجلی نے
چمن میں روشنی کچھ کم تھی ہم بڑھانے لگے

تمام عمر بھی سجدے میں سر رہے کم ہے
ہیں تیرہ بخت جو سجدے سے سر اٹھانے لگے

بناکے مرکزِ سجدہ مرے نشیمن کو
مرے ہی گیت فرشتے بھی گنگنانے لگے

جستجو

چراغِ عشق کو محفل میں ہم سجانے لگے
ہو رشکِ آسماں ایسی زمیں بنانے لگے

ہم اس کو ایسے قرینے سے اب سجانے لگے
مہ و ستارے زمیں پر اتر کے آنے لگے

دیا جلاکے اندھیروں کو ڈھونڈنے نکلے
قدم قدم پہ اجالے نظر میں آنے لگے

پڑی جو روشنی غم کی دلِ شکستہ پر
مری شکست کے سائے بھی جگمگانے لگے

نگاہِ حسن کو پھولوں کے رس میں حل کرکے
وہ نشہ پھر مرے احساس کا بڑھانے لگے

تمام خار گلستاں کے بن گئے شعلے
وہ اپنے ہاتھ سے گلشن کو جب سجانے لگے

عجیب درد کی دنیا میں جی رہیں ہیں لوگ
کہ زخم کھانے لگے اور مسکرانے لگے